

از عدالت عظمیٰ
کمشنر سبیلز ٹیکس، یو۔ پی۔

بنام
بجلی کاٹن ملز، ہاتھرس

[پی۔ بی۔ گچیندر گڈکر، سی۔ جے۔، کے۔ این۔ وانچو، جے۔ سی۔ شاہ،
این۔ راجگو پالا آیا نگر اور ایس۔ ایم۔ سکری، جسٹسز۔]

سبیلز ٹیکس۔ ہائی کورٹ کے سامنے زیر التواء ایکٹ کے تحت حوالہ۔ حوالہ میں معاملے کے
سلسلے میں تنازعہ قانون سازی ترمیم شدہ ہائی کورٹ کیا ترمیم شدہ قانون سازی کا نوٹس لے سکتا ہے۔
سبیلز ٹیکس ایکٹ، 1948 (یو پی ایکٹ 15 آف 1948)، سیکشن 3A، 31۔

مدعا علیہ سوتی دھاگہ بنانے والا ہے اور یو پی سبیلز ٹیکس ایکٹ 1948 کے تحت ڈیلر کے طور
پر رجسٹرڈ ہے۔ یہ قانون یکم اپریل 1948 کو نافذ ہوا۔ اس ایکٹ کے تحت، سوتی دھاگے کی فروخت
پر سبیلز ٹیکس ایک روپے میں 3 پائی کی یکساں شرح پر ادا کیا جاتا تھا۔ ایکٹ کے سیکشن 3(A) کے تحت۔
یو۔ پی۔ کی حکومت نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں اعلان کیا گیا کہ 9 جون 1948 سے کپاس
کے دھاگے کی فروخت کے سلسلے میں سبیلز ٹیکس چھ پائی فی روپے کی شرح سے وصول کیا جائے
گا۔ موجودہ معاملے میں، ٹیکس دہندگان نے ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت پچھلے سال کے کاروبار پر تشخیص
کرنے کا انتخاب کیا تھا۔ سبیلز ٹیکس افسر نے 9 جون 1948 کے نوٹیفکیشن کی بنیاد پر فیصلہ دیا کہ سوتی
دھاگے کی فروخت کے سلسلے میں تین پائی فی روپے کی شرح پہلے 69 دنوں کے لیے تشخیص کے سال
میں لاگو ہونی تھی اور سال کے باقی حصے کے لیے چھ پائی فی روپے کی شرح لاگو ہونی تھی۔ سبیلز ٹیکس افسر
کے فیصلے کی تصدیق بج (ریویژن) سبیلز ٹیکس نے کی۔ بج نے کیس کو ہائی کورٹ کے حوالے کر
دیا۔ حوالہ پر ہائی کورٹ نے مودی نوڈ پروڈکٹس لمیٹڈ میں اپنے فیصلے کی بنیاد پر فیصلہ دیا کہ فی روپیہ تین
پائی کی شرح 1948-49 کی تشخیص کے لیے لاگو ہوگی کیونکہ تشخیص کاروں نے پچھلے سال کے

کاروبار کی بنیاد پر سیکشن 7 کے تحت تشخیص کا انتخاب کیا تھا۔ اس دوران اتر پردیش کی مقننہ نے 1963 کے ایکٹ III کے ذریعے سیکشن 31 نافذ کیا جو سیلز ٹیکس کو ایسے ٹیکس دہندگان سے اہل بناتا ہے جنہوں نے پچھلے سال کے کاروبار پر ٹیکس ادا کرنے کا انتخاب کیا ہو، گویا کہ تبدیل شدہ شرحیں پچھلے سال کے دوران نافذ تھیں۔ ترمیم کو سابقہ سے اطلاق دیا گیا ہے اور اس کا اطلاق زیر التواء یا بند تشخیص پر ہوتا ہے۔ اس عدالت کے سامنے غور کے لیے سوال یہ تھا کہ کیا یہ ترمیم شدہ قانون موجودہ تشخیص پر لاگو ہوگا۔

منعقد: (i) 1963 کے ترمیم شدہ ایکٹ III کے ذریعے دفعہ 31 میں شامل کیا گیا قانون موجودہ معاملے پر لاگو ہوگا۔ یہ عدالت ترمیم شدہ قانون کی روشنی میں اس سوال پر اپنی رائے دیتے ہوئے ایک قانون سازی کے التزام کو لاگو کرنے کی کوشش کر رہی ہے جو واضح قانون سازی کے ذریعے اس وقت نافذ تھا جب ذمہ داری پیدا ہوئی تھی۔ دفعہ 31-1963 کے ایکٹ III کے ذریعے نافذ کردہ یہ سمجھا جانا چاہیے کہ موڈی شوگر ملز لمیٹڈ کے معاملے میں اس عدالت کی طرف سے اعلان کردہ پچھلے قانون کی خلاف ورزی میں ہر مادی وقت پر عمل میں رہا ہے۔ لہذا یہ عدالت ہائی کورٹ کے سامنے پیش کردہ سوال پر کسی قانون کا اطلاق کرنے کی کوشش نہیں کر رہی ہے جو لین دین کی تاریخ پر نافذ نہیں تھا جو حوالہ کا موضوع ہے۔

موڈی نوڈ پروڈکٹس لمیٹڈ بمقابلہ سیلز ٹیکس کمشنر، یو۔ پی۔ اے۔ آئی۔ آر۔ 1956 آل۔ 35 اور سیلز ٹیکس کمشنر، یو۔ پی۔ بمقابلہ۔ موڈی شوگر ملز لمیٹڈ، [1961] 2 S C R . 189 نے وضاحت کی۔

(ii) جب سوال ہائی کورٹ کو بھیجا گیا ہو اور اس دوران قانون میں سابقہ عمل کے ساتھ ترمیم کی گئی ہو تو ہائی کورٹ کا فرض ہوگا کہ وہ اس طرح کے ترمیم شدہ قانون کو اس طرح لاگو کرے جیسے کہ یہ لاگو ہوتا ہے۔ اس قانون کا نوٹس لے کر جسے اصل شق کے لیے تبدیل کیا گیا ہے، ہائی کورٹ قانون سازی کے ارادے کو نافذ کر رہی ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتی جسے ٹریبونل کے ذریعے مذکور سوال میں لازمی طور پر مضمحل سمجھا جانا چاہیے، بشرطیکہ سوال ترمیم شدہ قانون کی روشنی میں سوال کی تحقیقات کا احاطہ کرنے کے لیے کافی وسعت کے لحاظ سے ہو، اور انکواری میں نئے حقائق کی

تحقیقات کی ضرورت نہیں ہے۔

میسرز چٹورام ہورلرام لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، بہار اور اڑیسہ، [1955] 2 S 290 C R اور میسرز رام پور ڈسٹری کیمیکل ورکس لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، یو۔ پی، آئی۔ ٹی۔ حوالہ نمبر۔ dt.17-1-64,58/362 ممتاز۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1962 کی سول اپیل نمبر 546-میس میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 17 دسمبر 1958 کے فیصلے اور فرمان سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل-1952 کا متفرق کیس نمبر 152۔

اپیل کنندہ کی طرف سے سی۔ بی۔ اگروالا اور سی۔ پی۔ لال۔

مدعا علیہ کی طرف سے ایس۔ کے۔ کپور، ایس۔ کے۔ مہتا اور کے۔ ایل۔ مہتا۔

20

مارچ 1964ء - عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ، جے۔ بجلی کاٹن ملز۔ اس اپیل میں مدعا علیہ سوتی دھاگہ بنانے والا ہے اور یو۔ پی سیلز ٹیکس ایکٹ (1948 کا 15) کے تحت ڈیلر کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔ یو۔ پی۔ سیلز ٹیکس ایکٹ (1948 کا 15) کے تحت جو یکم اپریل 1948 کو نافذ ہوا، سوتی دھاگے سمیت متنوع اشیاء کی فروخت پر سیلز ٹیکس ایک رن میں تین پائی کی یکساں شرح پر قابل ادائیگی ہو گیا۔ 1948 کے ایکٹ کے ذریعے، سیکشن 3-اے کو 1948 کے ایکٹ 15 میں شامل کیا گیا تھا جس میں صوبائی حکومت کو نوٹیفکیشن کے ذریعے یہ اعلان کرنے کا اختیار دیا گیا تھا کہ کسی بھی سامان یا سامان کی اقسام کی فروخت کی آمدنی کو کسی بھی ڈیلر کے کاروبار میں شامل نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ ایک کے بعد ایک ڈیلروں کی طرف سے فروخت کے سلسلے میں اس طرح کے ایک مقام پر جس کی ریاستی حکومت وضاحت کرے۔ 1948 کے ایکٹ 25 کے ذریعے ترمیم کردہ سیکشن 7 کے ذریعے، ایک

ڈیلر کے پاس پچھلے سال کی فروخت کے کاروبار کی بنیاد پر یا موجودہ سال میں فروخت کے کاروبار کی بنیاد پر اپنا ریٹرن جمع کرانے کا اختیار تھا۔ مدعا علیہ کمپنی نے 31 مارچ 1948 کو ختم ہونے والے پچھلے سال کے کاروبار کی بنیاد پر تشخیص کرنے کا انتخاب کیا۔

ایکٹ کے سیکشن 3-A کے تحت اختیار کا استعمال کرتے ہوئے یوپی کی حکومت نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں اعلان کیا گیا کہ 9 جون 1948 سے مذکورہ نوٹیفکیشن کے شیڈول کے کالم 2 میں درج کردہ سامان کی آمدنی (جس میں روٹی کا دھاگہ بھی شامل ہے) کسی بھی ڈیلر کے کاروبار میں شامل نہیں ہوگی سوائے اس کے کہ لگاتار ڈیلروں کی فروخت کے سلسلے کے نقطہ نظر میں، اور یہ کہ 9 جون 1949 سے، مذکورہ سامان کے کاروبار کے سلسلے میں ٹیکس کی شرح شیڈول میں طے شدہ ہوگی۔ نوٹیفکیشن کے نتیجے میں سوتی دھاگے کی فروخت ایک ہی مقام پر قابل ٹیکس ہوگی یعنی درآمد کنندہ کے ذریعہ فروخت کے ایک مقام پر اگر سامان اتر پردیش سے باہر سے درآمد کیا گیا تھا اور مینوفیکچرر کے ذریعہ فروخت کے ایک مقام پر، اگر اتر پردیش میں تیار کیا گیا تھا، اور نوٹیفکیشن کی تاریخ سے ہی سوتی دھاگے کے حوالے سے ٹیکس کی شرح چھ پائی فی روپیہ مقرر کی گئی تھی۔

سیلز ٹیکس آفیسر، ہاتھرس نے تشخیصی سال 1948-49 کے سیلز ٹیکس کے لیے مدعا علیہ کمپنی کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ حکومت کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کی وجہ سے، سوتی دھاگے کی فروخت کے سلسلے میں تین پائی فی روپے کی شرح پہلے 69 دنوں کے لیے تشخیص کے سال میں لاگو ہونی تھی اور سال کے بقیہ حصے کے لیے چھ پائی فی روپے کی شرح لاگو ہونی تھی، اور اس وجہ سے اس بات کے باوجود کہ ٹیکس دہندگان نے پچھلے سال کے کاروبار کی بنیاد پر سیکشن 7 کے تحت تشخیص کرنے کا انتخاب کیا تھا، تین پائی کی شرح پہلے 69 دنوں کے قابل تشخیص کاروبار پر لاگو تھی اور باقی سال کے لیے لاگو شرح چھ پائی فی روپیہ تھی۔ اس حکم نامے میں جج (اپیل) سیلز ٹیکس، میرٹھ کی اپیل میں ترمیم کی گئی تھی، جس نے تین پائی فی روپیہ کی یکساں شرح سے کاروبار پر ٹیکس کی تشخیص کی ہدایت کی تھی۔ لیکن اپیلٹ عدالت کے حکم کو جج (ریویژن) سیلز ٹیکس، یوپی نے الٹ دیا جس نے سیلز ٹیکس افسر کے حکم کو بحال کیا۔ جج (ریویژن) سیلز ٹیکس نے مدعا علیہ کمپنی کے کہنے پر پھر الہ آباد میں ہائی کورٹ آف جوڈیکل ریویژن کو درج ذیل سوال بھیجا:

" کیا وہ ٹیکس دہندگان جنہوں نے پچھلے سال کا انتخاب کیا تھا وہ سال کے دوران رائج شرحوں کے مطابق تشخیص سال 1948-49 میں ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں، اور

ہائی کورٹ نے مودی نوڈ پروڈکٹس لمیٹڈ بمقابلہ میں اپنے فیصلے کے بعد سیلز ٹیکس کے کمشنر، یو۔ پی۔ (1) نے اس سوال کا جواب اس طرح دیا:

" پچھلے سال کے دوران ٹیکس دہندگان کی تمام فروخت جو کیلنڈر سال 1947 سے مطابقت رکھتی ہے، تشخیص سال 1948-49 کے لیے تشخیص کرتے وقت 3 پائی فی روپے کی فلیٹ شرح پر ٹیکس لگانا پڑتا ہے۔

خصوصی اجازت کے ساتھ، سیلز ٹیکس کمشنر، یو پی نے ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف اس عدالت میں اپیل کی ہے۔

یہ مشاہدہ کیا جاسکتا ہے کہ مودی نوڈ پروڈکٹس لمیٹڈ کے کیس (1) میں الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کی اس عدالت نے تصدیق کی تھی: سیلز ٹیکس کے کمشنر، یو۔ پی۔ وی۔

موڈی شوگر ملز لمیٹڈ (1) لیکن ریاست اتر پردیش کی مقننہ نے، جب سے یہ فیصلہ سنایا گیا ہے، 1963 کے ایکٹ III کے ذریعے توثیق کرنے والی قانون سازی پر عمل کیا ہے جس میں ترمیم شدہ ایکٹ کے سیکشن 7 کے ذریعے فراہم کیا گیا ہے کہ:

" پرنسپل ایکٹ کے سیکشن 30 کے بعد، مندرجہ ذیل کو شامل کیا جائے گا اور سمجھا جائے گا کہ اسے اپریل 1948 کے پہلے دن سے نئے سیکشن 31 کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

31. (1) جہاں کسی ڈیلر نے، دفعہ 7 کی دفعات کے مطابق، جیسا کہ وہ 1956 کے یو۔ پی۔

ایکٹ XIX کی دفعہ 7 کے ذریعے اس کی ترمیم کے لیے تیار تھا، پچھلے سال کے اپنے کاروبار کی بنیاد پر ٹیکس کا تعین کرنے کا انتخاب کیا ہے، اس کا اندازہ اس سال کے دوران رائج شرحوں پر ٹیکس کے طور پر کیا جائے گا جس کے لیے تشخیص کی جا رہی ہے، اور اگر اس طرح کے تشخیص سال کے دوران کسی سامان یا سامان کے طبقے پر ٹیکس کی شرحوں میں تبدیلی کی جاتی ہے، تو ڈیلر، اس طرح کے سامان کے کاروبار کے سلسلے میں، تبدیل شدہ شرحوں پر ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا، گویا کہ پچھلے سال کے دوران تبدیل شدہ شرحیں اسی تعداد کے دنوں کے لیے متناسب طور پر نافذ تھیں جو وہ تشخیص سال کے دوران نافذ ہیں۔

(2) کسی بھی عدالت کے کسی بھی فیصلے، فرمان یا حکم کے باوجود، تمام جائزے یا احکامات، کیے گئے اقدامات یا کارروائی، جاری کردہ ہدایات، دائرہ اختیار کا استعمال یا ٹیکس جو کسی افسر یا اتھارٹی کے ذریعہ سیکشن 7 کی ذیلی دفعہ (1) کی دفعات کے تحت عمل کرنے کے لیے لگایا جمع کیا گیا ہے، جیسا کہ یہ یو پی ایکٹ 1956 کی دفعہ 7 کے ذریعے اس کی ترمیم سے پہلے تھا، قانون میں اچھا اور درست سمجھا جائے گا گویا اس طرح کے جائزے، احکامات، اقدامات، کارروائی، ہدایات، دائرہ اختیار اور ٹیکس، جیسا بھی معاملہ ہو، اس ایکٹ کی مذکورہ دفعات کے تحت یا اس کے مطابق اتر پر دیش بکر کر (سنشودن) ادھینیم 1962 کے ذریعے ترمیم شدہ، اور اس جیسی ترمیم تمام مادی تاریخوں پر نافذ جاری تھا۔

وضاحت اس سیکشن کے مقصد کے لیے "پچھلے سال" کے اظہار کا وہی معنی ہوگا جو اس ایکٹ کی دفعہ 2 کی شق (j) کی ذیلی شق (ii) میں اس کو تفویض کیا گیا ہے، جیسا کہ یہ 1956 کے یو پی ایکٹ XIX کی دفعہ 2 کے ذریعے اس میں ترمیم سے پہلے تھا۔

سیکشن 31 سیلز ٹیکس کو ایسے ٹیکس دہندگان سے اہل بناتا ہے جنہوں نے پچھلے سال کے کاروبار پر ٹیکس ادا کرنے کا انتخاب کیا ہو، گویا کہ تبدیل شدہ شرحیں پچھلے سال کے دوران نافذ تھیں۔ اس لیے پچھلے سال کے کاروبار کو تقسیم کیا جانا چاہیے، ٹیکس کی نئی شرح پچھلے سال کے دنوں کی اسی تعداد کے لیے متناسب طور پر لاگو ہوتی ہے جو تشخیص سال میں نافذ تھی۔ یہ ترمیم ماضی سے فعال

ہے، اور زیر التواء یا بند ہونے والے جائزوں پر لاگو ہوتی ہے، گویا کہ توثیق کرنے والا ایکٹ مادی تاریخ پر نافذ تھا۔

اس عدالت نے مودی شوگر ملز لمیٹڈ کے کیس (1) میں فیصلہ دیا تھا کہ جہاں ٹیکس دہندگان نے 1948 کے ایکٹ 15 کی دفعہ 7 کے تحت پچھلے سال کے کاروبار پر اپنا ریٹرن جمع کرنے کا انتخاب کیا تھا جیسا کہ 1948 کے ایکٹ 25 کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی، وہ تشخیص کے سال کے پہلے دن نافذ شرح پر سیلز ٹیکس کے لیے ذمہ دار تھا، کیونکہ اس تاریخ کو ذمہ داری پیدا ہوتی ہے، اور سیکشن 3-اے کے تحت نوٹیفیکیشن کی وجہ سے شرح میں کوئی بھی اضافہ اس ذمہ داری کو تبدیل نہیں کرتا ہے۔ عدالت کی طرف سے ظاہر کردہ نقطہ نظر میں ایکسپریس قانون سازی کے ذریعے ماضی سے متعلق طور پر ترمیم کی گئی ہے۔ پچھلے سال کے کاروبار کے ٹیکس کی ذمہ داری، جسے تشخیص کے سال کا افسانوی کاروبار سمجھا جاتا ہے، کا تعین اس بنیاد پر کیا جانا چاہیے کہ تشخیص کے سال میں لاگو ہونے والی شرحیں قابل ٹیکس کاروبار پر افسانوی طور پر پیش کی گئی تھیں۔

مدعا علیہ کمپنی کی جانب سے پیش ہوئے مسٹر کپور نے پیش کیا کہ جج (ترمیم) کی طرف سے مذکورہ سوال کا جواب دیتے ہوئے یہ عدالت لین دین پر لاگو قانون کی روشنی میں اپنی رائے دینے کی پابند ہے کیونکہ یہ اس تاریخ پر رائج ہے جس پر حوالہ دیا گیا تھا اور ایکٹ کی بعد کی کسی ترمیم کے بارے میں نہیں۔ وکیل پیش کرتا ہے کہ جس طرح ہائی کورٹ ایک مشاورتی دائرہ اختیار کا استعمال کرتی ہے، اسی طرح یہ عدالت بھی ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف اپیل میں کرتی ہے، اور اس کا مشورہ صرف حوالہ کردہ سوال پر اور قانون کی روشنی میں دیا جاسکتا ہے جیسا کہ اس تاریخ پر لاگو تھا جب حوالہ دیا گیا تھا۔ وکیل کا کہنا ہے کہ اگر ترمیم شدہ قانون کو مد نظر رکھنا ہے، تو بنیادی طور پر یہ عدالت اس سوال کے علاوہ کسی اور سوال کا جواب دے گی جس کا حوالہ جج (ریویژن) سیلز ٹیکس نے دیا تھا۔ ہمارے خیال میں اس تنازعہ میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ ہائی کورٹ کو بھیجے گئے سوال نے مدعا علیہ کمپنی کی ذمہ داری کے بارے میں ایک مسئلہ کھڑا کیا جس کا اندازہ تشخیص سال 1948-49 کے لیے کیا جانا ہے۔ جج (ریویژن) سیلز ٹیکس کے سامنے دو حریف خیالات پیش کیے گئے۔ ایک یہ تھا کہ تشخیص کے سال کے افسانوی کاروبار پر لاگو ہونے والی شرحیں وہ تھیں جو سال 1948-49 میں رائج تھیں اور تشخیص کے

مقصد کے لیے انہیں اسی تناسب میں کاروبار پر لاگو کیا جانا تھا جس میں وہ درخواست دیتے اگر آپشن کا استعمال نہ کیا جاتا۔ یہ سیلز ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کی دلیل تھی۔ ٹیکس دہندگان کی دلیل یہ تھی کہ پچھلے سال کے کاروبار کا انتخاب کرنے کے بعد، کاروبار پر لاگو شرحوں کو تشخیص کے سال کے پہلے دن واضح کیا جائے گا اور شرحوں میں سال کے آغاز کے بعد سے کوئی بھی ترمیم لاگو نہیں ہوگی۔ اس عدالت نے مودی شوگر ملز لمیٹڈ کے کیس (1) میں ٹیکس دہندگان کی طرف سے اٹھائے گئے تنازعہ کو قبول کر لیا۔ لیکن ترمیم کے لیے جج (ریویژن) سیلز ٹیکس کی طرف سے پوچھے گئے سوال کا جواب دینا ہوگا کیونکہ اس کا جواب ہائی کورٹ نے دیا تھا۔ تاہم، مقننہ نے ایکٹ میں ترمیم کی ہے اور اعلان کیا ہے کہ ٹیکس دہندگان کی طرف سے استعمال کیے جانے والے اختیار کے باوجود ٹیکس کا حساب 1948-49 میں موجود شرحوں کی روشنی میں کرنا ہوگا گویا کہ وہ پچھلے سال کے کاروبار پر پیش کیے گئے تھے۔ مقننہ نے واضح طور پر کہا ہے کہ یہ قاعدہ اس طرح غالب رہے گا جیسے کہ یہ تشخیص کے سال کے دوران نافذ تھا اور تمام جائزے اس ترمیم شدہ قاعدے کی روشنی میں کیے جائیں گے۔ اس سوال کا جواب دینے میں جو جج (نظر ثانی) سیلز ٹیکس کی طرف سے پیش کیا گیا تھا، اس لیے مقننہ کی طرف سے نافذ کردہ قانون وہ قانون ہے جو ان میں شامل پایا جاتا ہے۔ 1963 کے ترمیم شدہ ایکٹ III دفعہ 31 کے ذریعے۔ یہ عدالت ترمیم شدہ قانون کی روشنی میں اس سوال پر اپنی رائے دیتے ہوئے ایک قانون سازی کے حامی وٹن کو لاگو کرنے کی کوشش کر رہی ہے جو ظاہر کرنا قانون سازی کے ذریعے اس وقت نافذ تھا جب ذمہ داری پیدا ہوئی تھی۔ 1963 کے ایکٹ III دفعہ 31 کے ذریعے نافذ کیا گیا یہ سمجھا جانا چاہیے کہ اس عدالت کے ذریعے اعلان کردہ پچھلے اصول کی جگہ ہر مادی وقت پر عمل میں رہا ہے۔ لہذا یہ عدالت ہائی کورٹ کے سامنے پیش کردہ سوال پر کسی قانون کا اطلاق کرنے کی کوشش نہیں کر رہی ہے جو لین دین کی تاریخ پر نافذ نہیں تھا جو حوالہ کا موضوع ہے۔

جگنادراداس جے نے میسرز چٹورام ہورلرم لمیٹڈ v. میں درج ذیل مشاہدہ کیا ہے۔ کمشنر انکم ٹیکس، بہار اور اڑیسہ (3) جس پر مدعا علیہ کمپنی کے وکیل نے انحصار کیا تھا:

"ہائی کورٹ کا دائرہ اختیار صرف اس مخصوص سوال کا جواب دینا تھا جسے انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے اس کے پاس بھیجا تھا اور یہ انتہائی مشکوک ہے کہ آیا وہ اس کے بعد کے قانون سازی کا

نوٹس لے سکتے تھے اور کسی مختلف سوال کا جواب دے سکتے تھے۔"

ایک مختلف اصول تجویز نہیں کرتا ہے۔ میسرز چٹورام ہورل رام لمیٹڈ کے معاملے (3) میں ٹیکس دہندگان کے انکم ٹیکس کی پچھلی تشخیص ناکام ہوگئی کیونکہ 1939 کا انڈین فنانس ایکٹ چھوٹا ناگپور کے علاقے میں نافذ نہیں تھا جہاں ٹیکس دہندگان متعلقہ تشخیص سال کے دوران کاروبار کر رہے تھے۔ اس کے بعد 1942 کے بہار ریگولیشن IV کو بہار کے گورنر نے گورنر جنرل کی منظوری سے نافذ کیا اور اس طرح 1939 کے انڈین فنانس ایکٹ کو چھوٹا ناگپور میں 30 مارچ 1939 سے نافذ کیا گیا۔ 8 فروری کو 1944 میں، انکم ٹیکس افسر نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 34 کے تحت ایک نیا نوٹس جاری کیا، جس کے نتیجے میں اپیل کنندہ کا انکم ٹیکس کا جائزہ لیا گیا، اور جس سوال کا تعین ہونا تھا وہ یہ تھا کہ آیا نوٹس ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت مناسب طریقے سے جاری کیا گیا تھا۔ یہ دلیل دی گئی کہ جب ہائی کورٹ نے پہلے کے حوالہ کا جواب دیا جس میں ٹیکس دہندگان کا جائزہ لینے کے ریونیو کے دعوے کو منفی قرار دیا گیا تھا، تو حقیقت میں 1942 کا بہار ریگولیشن IV نافذ کیا گیا تھا، اور اگر ہائی کورٹ نے اس ریگولیشن کو لاگو کیا ہوتا تو نتیجہ مختلف ہوتا، اور اس دلیل کو پورا کرتے ہوئے عدالت نے مشاہدہ کیا کہ اگر ہائی کورٹ کے پاس اس سوال کے علاوہ کسی اور سوال کا جواب دینے کے لیے بعد کی قانون سازی پر غور کرنے کا دائرہ اختیار ہوتا جو حقیقت میں اٹھایا گیا تھا۔ اس لیے جو شک ظاہر کیا گیا وہ عدالت کے اس اختیار کے حوالے سے تھا کہ وہ اس سوال کے علاوہ کسی اور سوال کا فیصلہ کرے جس کا اصل میں حوالہ دیا گیا تھا نہ کہ اس اختیار کے حوالے سے اور درحقیقت ہائی کورٹ کا فرض تھا کہ وہ اس سوال پر لاگو ہو جو سابقہ عمل کے ساتھ نافذ کردہ قانون کا حوالہ دیتا ہے۔

اپنی دلیل کی حمایت میں مسٹر کپور نے میسرز رام پورڈ سٹری کیمیکل ورکس لمیٹڈ بمقابلہ رام پورڈ سٹری کیمیکل ورکس لمیٹڈ میں دیسائی، سی جے کے مشاہدے پر انحصار کیا۔ کمشنر انکم ٹیکس، پو۔ پی۔ (1) مندرجہ ذیل اثر سے:

"دلیل یہ تھی کہ اگرچہ ہائی کورٹ کو 1957 میں نافذ قانون (جب ٹریبونل نے اپیل کو نمٹا دیا تھا) کے حوالے سے اس کے حوالے کیے گئے سوال کا جواب دینا ہے، لیکن آج موجودہ قانون کے حوالے سے وہ قانون کیا تھا اس کا پتہ لگانا ہوگا۔ 1957 میں وہ کون سا قانون تھا جس کی بنیاد پر

ٹریبونل نے اپیل کو نمٹا تھا، اس کا فیصلہ یقینی طور پر آج اس عدالت کو کرنا ہے لیکن جس کا فیصلہ کرنا ہے وہ 1957 میں موجود قانون ہے اور 1962 میں بنائے گئے قانون میں ترمیم کی وجہ سے 1957 میں موجود نہیں سمجھا گیا۔

لیکن اس معاملے میں، ہائی کورٹ کے خیال میں 1962 کے ترمیم شدہ قانون کے ذریعے کی گئی ترمیم جو انکم ٹیکس ٹریبونل کے ذریعے حوالہ دیے جانے کے بعد نافذ ہوئی تھی، اس کا کوئی پس منظر عمل نہیں تھا، اور ٹریبونل کے ذریعے مذکور سوال کا جواب لین دین کی تاریخ پر لاگو متعلقہ قانون کی روشنی میں ہائی کورٹ کو دینا تھا۔ جس مشاہدے پر انحصار کیا گیا ہے اسے ترمیم شدہ قانون سازی کی نوعیت کے بارے میں ہائی کورٹ کے نتائج کے تناظر میں پڑھنا ہوگا۔ لہذا مشاہدہ اس دلیل کی حمایت نہیں کرتا ہے کہ ان صورتوں میں بھی جہاں متعلقہ قانون میں سابقہ عمل کے ساتھ ترمیم کی گئی ہے، تاکہ اس لین دین پر لاگو ہو جو حوالہ کا موضوع بنتا ہے۔ اور ہائی کورٹ یا یہ عدالت ترمیم شدہ قانون کو نظر انداز کرنے کے لیے مذکور سوال پر اپنی رائے درج کرنے کا پابند ہے۔ اگر جو وکیل دعویٰ کرتا ہے وہ درست ہے۔ ہائی کورٹ یا اس عدالت کی طرف سے دیے گئے جواب کی ان صورتوں میں کوئی اہمیت نہیں ہوگی جہاں قانون کی سابقہ ترمیم کے ذریعے پرانے قانون کو ختم کر دیا گیا ہو اور اس کی جگہ ایک نئے قانونی التزام کو شامل کیا گیا ہو۔ بلاشبہ ٹریبونل نے مطالبہ کیا کہ ٹیکس کے تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لیے متعلقہ قانون کا اطلاق ہونا چاہیے جو کسی خاص لین دین پر لاگو ہوتا ہے جس سے مسئلہ متعلق ہے، اور یہ قانون عام طور پر وہ قانون ہوتا ہے جو اس تاریخ پر لاگو ہوتا ہے جس پر تنازعہ میں لین دین ہوا ہے۔ اگر ٹریبونل تنازعہ پر جس قانون کا اطلاق کرنا چاہتا ہے اس میں ترمیم کی جاتی ہے، تاکہ تنازعہ میں ہونے والے لین دین پر قانون کا اطلاق ہو، تو وہ اس طرح ترمیم شدہ قانون کی روشنی میں سوال کا فیصلہ کرنے کا پابند ہوگا۔ اسی طرح جب سوال ہائی کورٹ کو بھیجا گیا ہو اور اس دوران قانون میں سابقہ عمل کے ساتھ ترمیم کی گئی ہو تو یہ ہائی کورٹ کا فرض ہوگا کہ وہ اس طرح کے ترمیم شدہ قانون کو لاگو کرے اگر یہ لاگو ہوتا ہے۔ اس قانون کا نوٹس لے کر جسے اصل شق کے لیے تبدیل کیا گیا ہے، ہائی کورٹ قانون سازی کے ارادے کو اثر انداز کر رہی ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتی جسے ٹریبونل کے ذریعے مذکور سوال میں لازمی طور پر مضمحل سمجھا جانا چاہیے، بشرطیکہ سوال ترمیم شدہ قانون کی روشنی میں سوال کی تحقیقات کا احاطہ کرنے کے لیے کافی وسعت کے لحاظ سے ہو، اور انکوائری میں نئے

حقائق کی تحقیقات کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر سوال اتنا پیچیدہ نہیں ہے کہ ہائی کورٹ کو ترمیم شدہ قانون کی روشنی میں سوال کا فیصلہ کرنے کے لیے مدعو کیا جائے یا اگر اس میں ان حقائق کی تحقیقات کی ضرورت ہے جن کی تحقیقات نہیں کی گئی ہے، تو ہائی کورٹ سوال کا جواب دینے سے انکار کر سکتی ہے۔ ہائی کورٹ کے سامنے ریفرنس کے ذریعے اٹھائے گئے مسئلے پر متعلقہ قانون کا اطلاق عام طور پر صرف اس وجہ سے خارج نہیں کیا جاتا ہے کہ جس تاریخ کو ٹریبونل نے سوال کا فیصلہ کیا تھا اس تاریخ کو متعلقہ قانون اس کے نوٹس میں نہیں لایا گیا تھا یا نہیں لایا جاسکا تھا۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ یا سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت حوالہ کی نوعیت میں کوئی ایسی عجیب بات نہیں ہے کہ اس کا فیصلہ کرنے میں ہائی کورٹ اس قانون کے اطلاق تک محدود ہے جسے ٹیکس ٹریبونل کے ذریعے حوالہ دیے جانے کی تاریخ سے قانون سازی کے ذریعے ختم کر دیا گیا ہے اور وہ اس قانون کو لاگو کرنے سے انکار کرنے کا پابند ہے جو قانون سازی کی ہدایت سے کسی خاص لین دین پر لاگو ہوتا ہے جو کہ

حوالہ کا موضوع۔

ہماری طرف سے لیے گئے نقطہ نظر پر اس اپیل کی اجازت دی جانی چاہیے اور جج (نظر ثانی) سیلز ٹیکس کی طرف سے اٹھائے گئے سوال کا جواب مثبت ہونا چاہیے۔ مقدمے کے دائرہ کار کے موقف کو مد نظر رکھتے ہوئے، فریقین اس عدالت اور ہائی کورٹ دونوں میں اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔